# شعبہ عربی

عربی زبان دنیا کی زندہ وپائندہ زبانوں میں سے ایک ہے۔اس میں ہر زمانے کے ساتھ چلنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔اس زبان کو سمجھنے اور بولنے والے دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں۔ عربی زبان وادب کو سیکھنا اور سکھانا ایک دینی وانسانی ضرورت ہے کیوں کہ قرآن کریم جو انسانیت کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اسی عربی زبان میں ہے۔روئے زمین پر بولی جانے والی سب سے پہلی زبان عربی ہے۔اسلامی تہذیب وتمدن اور اسلامی علمی میراث کا عظیم سرمایہ بھی عربی زبان ہی میں ہے۔ عربی زبان ایک فصیح اللسان زبان ہے۔جوامع الکلم کی زبان ہونے کی حیثیت سے اس کی فصاحت وبلاغت مسلم ہے۔یہ اعزاز دنیا کی کسی دوسری زبان کو قیامت تک حاصل نہیں ہوگی،اس لیے کہ آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسی زبان میں کلام فرمایا ہے جو قرآن کی شکل میں پوری کائنات کے لیے منبع رشد وہدایت ہے۔

عربی دنیا میں کثرت سے بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک اہم زبان ہے۔اسے عرب اور کئی غیر عرب ممالک میں قومی زبان کا درجہ حاصل ہے۔مزید برآں یہ زبان دنیا کے تمام براعظموں؛بشمول ایشیا،افریقہ،یوروپ،امریکہ اور آسٹریلیا میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اقوام متحدہ نے عربی کو دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی پانچ زبانوں کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ عربی زبان کی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر مدارس اسلامیہ کے علاوہ دنیا کے بیشتر جامعات میں اس کی درس وتدریس کیلئے باقاعدہ شعبہ عربی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

عرب وہند تعلقات بہت قدیم ہیں اور عربی زبان کی چھاپ یہاں کی زبانوں پر بہت زیادہ ہے۔ہندوستان کا عربی زبان وادب سے ہمیشہ تعلق رہا ہے اور عرصہ دراز سے کسی نہ کسی شکل میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اسی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان کے بہت سے جامعات میں شعبہ عربی قائم ہے۔جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی،دہلی یونیورسٹی نئی دہلی،جواہر لال نہرو یونیورسٹی نئی دہلی،لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ،خواجہ معین الدین چشتی اردو عربی فارسی یونیورسٹی لکھنؤ،برکۃ اللہ یونیورسٹی بھوپال،عالیہ یونیورسٹی کولکاتا،عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد،ایفلو یونیورسٹی،حیدرآباد،مدراس یونیورسٹی چنئی،مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد ولکھنؤ،کالی کٹ یونیورسٹی کالی کٹ کے علاوہ دوسری جامعات اور سینکڑوں ریاستی بورڈ وکالجز خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے عربی زبان وادب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر رکھتے مین کیمپس میں ۲۰۰۶ میں شعبہ عربی کا قیام عمل میں لایا۔اس کے تین سال کے بعد شمالی ہندوستان کی تعلیمی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور عربی زبان کی اہمیت کو فنروں تر کرنے اوراس کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے لیے اترپردیش کی دارالحکومت لکھنؤ میں واقع سٹیلائٹ کیمپس میں بھی شعبہ عربی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

## دستیاب کورسز:

بروقت لکھنؤ سٹیلائٹ کیمپس میں ایم۔اے اور پی ایچ۔ڈی کورد ستیاب ہیں۔ایم۔اے چار سمسٹر پر مشتمل دو سالہ کورس ہے،جب کہ پی ایچ ڈی کی لیے اقل مدت تین سال اوراکثر مدت پانچ سال مع کورس ورک مقرر ہے۔

## نصاب تعلیم:

طلبہ کے اندر عربی زبان وادب اوراس سے متعلقہ علوم وفنون میں مہارت واستعداد پیدا کرنے کیلئے نصاب کو جدید انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔اوراس میں عربی زبان وادب کے تمام اصناف کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے اور طلبا کو نصاب میں کسی قسم کی خامی کی شکایت نہ ہو۔اس لیے شعر، نثر، قصہ، ناول، افسانہ، کہانی، بلاغت، عروض، بحث، تحقیق، لسانیات ودیگر تمام اصناف ادب کو شامل کیا گیا ہے۔

عصری تقاضوں کے پیش نظر طلبا کو کمپیوٹر کے علاوہ انگریزی اور سہ لسانی ترجمہ نگاری کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے تاکہ طلبا ترجمہ نگاری میں مہارت حاصل کر کے ہندوبیرون ہند کے قومی اور بین الاقوامی اداروں میں روزگار حاصل کر کے اپنی صلاحیت کا لوہا منوا سکے۔

## ادبی اور ثقافتی پروگرام:

مقررہ نصاب ک علاوہ طلبامیں علمی وادبی ذوق کو پروان چڑھانے کے لیےاوران کے اندر تحریری وتقریری صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے سیمینار، توسیعی خطبات اور مختلف ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کیا جایا ہے۔

## کتب خانہ:

طلبا کی نصابی ضرورتوں کے علاوہ ان کے خارجی مطالعہ اور بحث و تحقیق کے لیے عربی زبان کے امہات الکتب کے علاوہ مختلف موضوعات پر سینکڑوں بادر و بایاب کتابوں سے مالا مال ایک کتب خانہ بھی ہے۔ جس سے طلبا بخوبی استفادہ کر سکیے ہیں اور پر سکون ماحول میں علمی و تحقیقی تشنگی کو بجھا سکیے ہیں۔

## طلبہ کی رہنمائی:

یہ مسابقتی دور ہے اور بقول علامہ اقبال کے کہ "جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے" کے پیش نظر مسابقہ جاتی امتحابات بالخصوص سی اور جے آر ایف کی تیاری کے سلسلے میں طلبا کی بھرپور رہنمائی کی جاتی ہے۔ ساتھ قومی وریاستی وظائف کی حصولیابی کے لیے ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

## شعبہ کے اسایدہ:

کسی بھی شعبہ کی تعمیر و ترقی کا مکمل انحصار اسایدہ کی صلاحیت پر ہوتا ہے۔ اسایدہ اگر باصلاحیت اور مخلص ہوں تو کوئی بھی شعبہ ترقی کی بلندی کو بآسانی چھو سکتا ہے۔ الحمدللہ شعبہ عربی کے اسایدہ ہندوستان کے ممتاز یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل ہیں اور شعبہ کی ترقی کے لیے دن و رات انتھک مخلصانہ جدوجہد کر رہے ہیں۔

## مستقبل کے پروگرام:

طلبہ میں تقریری، تحریری اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور پروان چڑھانے کیلئے درج ذیل پروگرام کا آغاز بہت جلد ہونے جا رہا ہے:

- المسیدی العربی (عربک کونسل) کا قیام۔
- مجلہ حداریہ (وال میگزین) کا آغاز۔
- ڈپلوما ان عربک اور اڈوانس ڈپلوما ان ماڈرن عربک لینگویج اینڈ ٹرانسلیشن کورسز کا آغاز۔